اربعین

محبتِ حسنین کریمین علیہما السلام

هَدْيُ الثَّقَلَيْنِ فِي حُبِّ الْحَسَنَيْنِ علیہما السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اربعین

محبتِ حسنین کریمین علیہما السلام

هُدَی الثَّقَلَیْنِ
فِي
حُبِّ الْحَسَنَیْنِ علیہما السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء
تعداد: 1,200
قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور ہے۔ امت کے اس تعلق اور نسبت کو کمزور کرنے لیے وقتاً فوقتاً مختلف فتنے سر اٹھاتے رہے ہیں جن میں سے ایک نہایت خطرناک فتنۂ خارجیت ہے۔ خوارج نے اَہلِ سنت کے عقائد کو پراگندہ کرنے اور ان کے دلوں سے حبِّ رسول ﷺ اور حبِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام نکالنے کے لیے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ایک سازش کے تحت ذِکرِ اَہلِ بیت اور ذِکرِ حسنین کریمین علیہم السلام کو صرف اَہلِ تشیع کے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔ درحقیقت اَہلِ سنت و جماعت کا تشخص اور شیوۂ ایمان ہی حبِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور حبِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک جگہ جمع کرنا تھا۔ جیسے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ہر شے کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اور آپ ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی محبت ہے۔ (کنز العمال)

اسی طرح حسنین کریمین علیہما السلام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

اِسی طرح کثیر روایات میں اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے بالعموم اور حسنین کریمین علیہما السلام سے بالخصوص محبت کا ذکر ملتا ہے۔ یہی اَصل عقیدۂ اَہلِ سنت و

جماعت اور وہ شخص اَہلِ سنت نہیں ہے جس کا دل ان نفوسِ قدسیہ کی محبت و مؤدت سے خالی ہے بلکہ وہ جان لے کہ اس کے اندر خارجیت نے ڈیرا ڈال رکھا ہے۔

سفیرِ اَمن و محبت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی اور تحریک منہاج القرآن کا مقصد انہی محبتوں کو فروغ دینا اور امت کو گمراہ کرنے والے شیطانی فتنوں کا قلع قمع کرنا ہے۔ زیرِ نظر کتاب بھی سیدنا امام حسن علیہ السلام اور سیدنا امام حسین علیہ السلام سے محبت کے بیان پر مشتمل چالیس اَحادیث کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنی محبت، اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اَہلِ بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اولیاء صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت پر جمع رکھے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)
رِیسرچ اسکالر
فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡقُرۡآن

(۱) اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ○ (الأحزاب، ۳۳/۳۳)

بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے○

(۲) قُلۡ لَّاۤ اَسۡئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى.

(الشوری، ۴۲/۲۳)

فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اللہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)۔

اَلۡحَدِيۡثُ

۱. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ الدَّوۡسِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ۲/۷۴۷، الرقم/۲۰۱۶، ومسلم في الصحيح، كتاب

النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتّٰى أَتٰى سُوْقَ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، ...... فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: دن کے کسی حصے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قینقاع بازار میں جا پہنچے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے (اور شہزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلانے لگے) ...... اتنے میں شہزادے دوڑتے ہوئے آ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادے کو سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز فرمایا: اے اللہ! تو اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى

.... فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب فضائل الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، ٤/١٨٨٢، الرقم/٢٤٢١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، ٣/١٣٧٠، الرقم/٣٥٣٩، ومسلم في الصحيح،

عَاتِقِهٖ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهٗ فَأَحِبَّهٗ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جبکہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي سُوْقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ – ثَلَاثًا – ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ. فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِيَدِهٖ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهٖ

.... كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٣، الرقم/٢٤٢٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٦١، الرقم/٣٧٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، الرقم/١٨٦٠٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٨، الرقم/١٣٥٣ـ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب السخاب للصبيان، ٥/٢٢٠٧، الرقم/٥٥٤٥ـ

هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا قَالَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت نافع بن جبیر سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹے اور میں بھی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ) واپس لوٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ننھا منا کہاں ہے؟ یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بلاؤ چنانچہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور ان کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔ (انہیں دیکھ کر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بازو مبارک اس طرح پھیلا دیئے ایسے میں امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بازو اس طرح پھیلا دیئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے سینہ مبارک سے لگا کر فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور اُس سے بھی محبت فرما جو اِس سے محبت کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی اور مجھے پیارا نہیں ہے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤.   عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا، أَوْ كَمَا قَالَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اور امام حسن کو اُٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ یا اسی طرح کے الفاظ ارشاد فرمائے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٥.   عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٩، الرقم/٣٥٣٧، وأيضًا في باب ذكر أسامة بن زيد رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٦، الرقم/٣٥٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٠، الرقم/٢١٨٧٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣٢٦، الرقم/٤٤٩، وابن فتوح في الجمع بين الصحيحين، ٣/٣٤٤، الرقم/٢٨٠٨۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٢، الرقم/٢٤٢١، وأحمد بن

أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَلَفْظُهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَسَنِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ، قَالَ: وَضَمَّهُ إِلٰى صَدْرِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: بے شک آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت فرما۔

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ **ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں:** حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن کے لیے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى سُوْقِ بَنِي

.... حنبل في المسند، ٢/ ٢٤٩، الرقم/ ٧٣٩٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم، ١/ ٥١، الرقم/ ١٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٣، الرقم/ ٢٠٨٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/ ١٨٩۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥٣٢، الرقم/ ١٠٩٠٤،

قَيْنُقَاعَ مُتَّكِئًا عَلٰى يَدِي، فَطَافَ فِيْهَا ثُمَّ رَجَعَ فَاحْتَبٰى فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: أَيْنَ لَكَاعٌ؟ ادْعُوْا لِي لَكَاعًا. فَجَاءَ الْحَسَنُ علیہ السلام فَاشْتَدَّ حَتّٰى وَثَبَ فِي حَبْوَتِهٖ فَأَدْخَلَ فَمَهٗ فِي فَمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهٗ فَأَحِبَّهٗ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهٗ. ثَلَاثًا. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: مَا رَأَيْتُ الْحَسَنَ إِلَّا فَاضَتْ عَيْنِي أَوْ دَمَعَتْ عَيْنِي أَوْ بَكَتْ، شَكَّ الْخَيَّاطُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قینقاع کے بازار کی طرف میرے ہاتھ کا سہارا لیتے ہوئے تشریف لے گئے، وہاں کا چکر لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس گھر تشریف لے آئے اور مسجد میں تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: میرا شہزادہ کہاں ہے؟ میرے شہزادے کو میرے لیے بلاؤ تو حضرت حسن علیہ السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے شہزادے پر بہت زیادہ پیار آیا یہاں تک کہ بیٹھے بیٹھے جھپٹ کر ان کو پکڑ لیا اور دہن مبارک ان کے منہ میں رکھ دیا پھر فرمایا: اے اللہ! میں اس سے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر اور اس سے بھی پیار کر جو اس

.... وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٢-١٩٣، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٠٦، والهندي في كنز العمال، ١٣/٢٧٩، الرقم/٣٧٦٤٥، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/١٢٢۔

سے پیار کرتا ہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ یوں فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے بیان کیا ہے: میں جب بھی حضرت حسن ﷜ کو دیکھتا تو میری آنکھ بہہ پڑتی یا آنسو بہاتی یا رو پڑتی (راوی) خیاط کو ان الفاظ میں شک گزرا ہے۔

اِسے امام احمد، ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ: بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷤ يَخْطُبُ بَعْدَمَا قُتِلَ عَلِيٌّ ﷜ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ آدَمُ طُوَالٌ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهٖ يَقُوْلُ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا عَزْمَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا حَدَّثْتُكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

زہیر بن اقمر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی ﷤ حضرت علی ﷜ کی شہادت کے بعد خطاب فرما رہے تھے تو قبیلہ ازد کا ایک گندمی رنگ کا طویل القامت شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦٦، الرقم/٢٣١٥٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٨٠، الرقم/١٣٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٩، الرقم/٣٢١٨٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢٢٨، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٧١۔

آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس سے بھی محبت کرے اور جو یہاں موجود ہے وہ غائب کو بتا دے، اور اگر رسول اللہ ﷺ کا حق واجب نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی یہ بات نہ بتاتا۔

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَا الَّذِي عَلَى الْمِنبَرِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا دَعْوَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا حَدَّثْتُ أَحَدًا. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

اور زہیر بن اقمر ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس سے بھی محبت کرے جو اس منبر پر ہے (یعنی حضرت حسن علیہ السلام جو اس وقت منبر پر خطاب فرما رہے تھے)، پس جو حاضر ہے وہ غائب کو بتا دے اور اگر یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہ ہوتا تو میں کسی کو یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

---

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۳/ ۱۹۷۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ حَسَنًا رضي الله عنه قَطُّ إِلَّا دَمَعَتْ عَيْنِي، جَلَسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُوْا لِي لُكَع أَوْ أَيْنَ لُكَعٌ(١)؟ فَجَاءَ الْحَسَنُ يَشْتَدُّ حَتّٰى أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم. فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَمَهُ عَلٰى فَمِهٖ أَوْ فَمَهُ عَلٰى فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو میری آنکھ اشک بار ہو جاتی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے میرے شہزادے کو پکارو یا میرا شہزادہ کہاں ہے؟ تو حضرت حسن علیہ السلام بڑی مشکل سے لڑکھڑاتے ہوئے

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٨٨/٢، الرقم/ ١٤٠٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩٢/١٣، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢٧٩/١٣، الرقم/٣٧٦٤٥۔

(١) اللكع: قال ابن حجر في فتح الباري: قال الخطابي: اللكع على معنيين أحدهما الصغير والآخر اللئيم والمراد هنا الأول۔ (العسقلاني في فتح الباري، ٣٤١/٤)

آئے، حتیٰ کہ آ کر اپنے (ننھے ننھے) ہاتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی ریش مبارک میں داخل کر دیئے تو آپ ﷺ نے اپنا منہ مبارک ان کے منہ پر یا منہ میں رکھ دیا اور فرمایا: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام احمد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ حَسَنًا فَيَضُمُّهُ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا ابْنِي فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **سے مروی** ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑتے اور اپنے سینے کے ساتھ لگا لیتے، اور فرماتے: اے اللہ! بے شک یہ میرا بیٹا ہے، تو اِس سے محبت فرما، اور اُس سے بھی محبت فرما جو اِس سے محبت کرے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۳۲، الرقم/۲۵۸۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۳/۱۹۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۷۶، وذكره الهندي في كنز العمال، ۱۳/۲۸۱، الرقم/۳۷۶۵۶۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشورى، ٢٣/٤٢)، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ حَرْبِ بْنِ الْحَسَنِ الطَّحَّانِ عَنْ حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْ وُثِّقُوْا كُلُّهُمْ وَضَعَّفَهُمْ جَمَاعَةٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ. وَالْمَعْنٰى إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْنِي لِقَرَابَتِي فَتَحْفَظُوْنِي، وَالْخِطَابُ لِقُرَيْشٍ خَاصَّةً، وَالْقُرْبٰى قَرَابَةَ الْعُصُوْبَةِ وَالرَّحِمِ، فَكَأَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوْنِي

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٦٦٩/٢، الرقم/١١٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٧/٣، الرقم/٢٦٤١، وأيضًا في، ٤٤٤/١١، الرقم/١٢٢٥٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٣/٧، وأيضًا في، ١٦٨/٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٦٤/٨، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢٣٤/٣، الرقم/١١٤٣، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٤٨٧/٢، وقال: وفي سنده شيعي غال لكنه صدوق، ومحب الدين في ذخائر العقبى/٢٥.

لِلْقَرَابَةِ إِنْ لَمْ تَتَّبِعُوْنِي لِلنُّبُوَّةِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ 'فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اللہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)۔' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے یہ لوگ کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

اِسے امام اَحمد اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں: یہ صحیح حدیث ہے، اور اس کا معنٰی یہ ہے کہ میں تم سے نہیں سوال کرتا مگر تم مجھ سے محبت کرو، میری قرابت کی وجہ سے (ان کے بارے میں) میرا لحاظ کرنا۔ آپ کا یہ خطاب قریش کے ساتھ خاص ہے اور قُربٰی سے مراد گروہی قرابت اور صلہ رحمی کی قرابت ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قریش سے) فرمایا: قرابت کی بناء پر ہی میرا لحاظ کرنا اگرچہ نبوت کی بناء پر تم میری پیروی نہیں کرتے۔

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٨٦، الرقم/١٩٥٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٦٦٤، الرقم/٣٧٨٩، والحاكم في

....

يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ، وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالآجُرِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔

اِسے امام ترمذی، احمد، حاکم، طبرانی اور آجری نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

.... المستدرك، ١٦٢/٣، الرقم/٤٧١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٦/٣، الرقم/٢٦٣٩، وأيضًا في، ٢٨١/١٠، الرقم/١٠٦٦٤، والآجري في كتاب الشريعة، ٢٢٧٧/٥-٢٢٧٨، الرقم/١٧٦٠-١٧٦١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢١١/٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٦٦/١، الرقم/٤٠٨، وأيضًا في الاعتقاد/ ٣٢٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٦٤٩/١٠۔

١٢. عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ رضی الله عنه،(١) أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلٰى طَعَامٍ دُعُوْا لَهُ قَالَ: فَاسْتَمْثَلَ(٢) رَسُوْلُ اللهِ ﷺ – قَالَ عَفَّانُ: قَالَ وُهَيْبٌ: فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ– أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَهُ. قَالَ: فَطَفِقَ(٣) الصَّبِيُّ يَفِرُّ

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، الرقم/١٧٥٩٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين علیہما السلام، ٥/٦٥٨، الرقم/٣٧٧٥، وقال الألباني: صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضی الله عنهم، ١/٥١، الرقم/١٤٤، وقال الألباني: حسن، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٧، الرقم/٦٩٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٠، الرقم/٣٢١٩٦، وأيضًا في المسند، ٢/٣٠٧، الرقم/٨٠٧، وإسناده حسن، والحاكم في المستدرك، ٣/١٩٤، الرقم/٤٨٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٢، الرقم/٥٣، وذكره الألباني في السلسلة الصحيحة، ٣/٢٢٩، الرقم/١٢٢٧۔

(١) يعلى بن مُرَّة الثقفي له صحبة، قال يحيى: كنيته أبو المرازم۔ (البخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤١٤، الرقم/٣٥٣٦)

(٢) استمثل: انتصب قائمًا۔ (النهاية)

(٣) طفق يفعل الشيء: أخذ في فعله واستمر فيه۔(النهاية)

هٰهُنَا مَرَّةً، وَهٰهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى أَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدٰى يَدَيْهِ تَحتَ قَفَاهُ، وَالْأُخْرٰى تَحتَ ذَقْنِهٖ، فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ، فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ(١) مِنَ الْأَسْبَاطِ.

---

(١) السَّبط: الشَّجَرَةُ لها أَغْصانٌ كَثيرَةٌ وأَصْلُها واحِدٌ. قالَ: ومِنْهُ اشْتِقاقُ الأَسْباطِ كأَنَّ الوالِدَ بمَنزِلَة الشَّجَرَةِ والأَوْلادَ بمَنزِلَة أَغْصانِها والسِّبْطُ بالكَسْرِ وَلَدُ الوَلَدِ وفي المُحْكَمِ وَلَدُ الابنِ والابْنَةِ وفي الحَديث الحَسَنُ والحُسَيْنُ سِبْطا رَسُولِ اللّه ﷺ، ورضي اللّه عنهما.

والسِّبْطُ: القَبيلَةُ من اليَهودِ وهُمُ الذين يَرْجِعونَ إِلَى أَبٍ واحِدٍ سُمِّيَ سِبْطاً لِيُفَرقَ بَيْنَ وَلَدِ إسماعيلَ ووَلَدِ إسحاق عليهما السلام، أَسْباطٌ وقالَ أَبُو العبّاسِ: سأَلْتُ ابن الأَعْرَابِيّ: مَا مَعْنَى السِّبْطِ في كلامِ العَرَب؟ قالَ: السِّبْطُ والسِّبْطانُ والأَسْباطُ خاصَّةُ الأَوْلادِ والمُصاصُ مِنْهُم.

وقالَ الأزْهَرِيُّ: الأَسْباطُ في بَني إسحاقَ بمَنْزِلَة القبائِلِ في بَني إسماعيلَ صَلَوات اللّه عليهما يُقَالُ: سُمُّوا بذلك لِيُفْصَلَ بَيْنَ أَوْلادِهما.

ولَفْظُه: ﴿حُسَيْنٌ سِبطٌ من الأَسْباطِ مَنْ أَحَبَّني فَلْيُحِبَّ حُسَيْناً﴾ قالَ أَبُو بَكْرٍ: أَي أُمَّةٌ من الأُمَم في الخَيْر فهو واقِعٌ عَلَى الأُمَّةِ والأُمَّةُ واقِعَةٌ عَلَيْهِ. (تاج العروس، ١٩/٣٢٩-٣٣١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاخْتِصَارٍ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ كَمَا قَالَ النَّوَوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت یعلی عامری رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک دعوت پر کھانے کے لیے تشریف لے گئے، رسول اللہ ﷺ (ایک جگہ) ٹھہر گئے۔ عفان کہتے ہیں: وہیب نے کہا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے رک گئے، اور (دیکھا) حضرت حسین رضی اللہ عنہ وہاں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکڑنا چاہا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ بچے نے اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کردیا، رسول اللہ ﷺ انہیں ہنسانے لگے یہاں تک کہ انہیں پکڑلیا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی گردن کے نیچے اور دوسرا ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا، اور اپنا منہ مبارک ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ دیا، اور فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے جو حسین سے محبت رکھتا ہے، حسین امتوں میں سے ایک امت ہے۔ (نواسوں میں سے ایک نواسہ ہیں۔)

اِسے امام اَحمد نے، ترمذی نے مختصراً، ابن ماجہ، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ جبکہ بعض نسخوں میں حسن صحیح بھی فرمایا جیسے کہ امام نووی نے بھی ذکر کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ اعْتَنَقَهُ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَيْنِ، الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَانِ مِنَ الْأَسْبَاطِ.(١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْفَسَوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ كُلُّهُمْ بِسَنَدٍ حَسَنٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ ان سے بغلگیر ہو گئے، اور ان کو بوسہ دیا، اور فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں،

(١) أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤١٤، الرقم/٣٥٣٦، وأيضًا في الأدب المفرد/١٣٣، الرقم/٣٦٤، وقال الألباني: حسن، وابن أبي الدنيا في العيال/٣٨٦، الرقم/٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٢، الرقم/٢٥٨٦، وأيضًا في، ٢٢/٢٧٤، الرقم/٧٠٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣/١٨٤، الرقم/٢٠٤٣، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٥٠، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٦٢۔

اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے جو حسنین (حسن اور حسین) سے محبت رکھے، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نواسوں میں سے دو نواسے ہیں (یا امتوں میں سے دو امتیں ہیں)۔

اِسے امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں، ابن ابی الدنیا، فسوی اور طبرانی تمام نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

وَذَكَرَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ﴾ قَالَ الْقَاضِي: كَأَنَّهُ ﷺ عَلِمَ بِنُوْرِ الْوَحْيِ مَا سَيَحْدُثُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَوْمِ فَخَصَّهُ بِالذِّكْرِ وَبَيَّنَ أَنَّهُمَا كَالشَّيْءِ الْوَاحِدِ فِي وَجُوْبِ الْمَحَبَّةِ وَحُرْمَةِ التَّعَرُّضِ وَالْمُحَارَبَةِ وَأَكَّدَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ: ﴿أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا﴾ فَإِنَّ مَحَبَّتَهُ مَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ وَمَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ مَحَبَّةُ اللهِ.

﴿حُسَيْنٌ سِبْطٌ﴾ بِكَسْرِ السِّيْنِ وَفَتْحِ الْمُوَحَّدَةِ أَي وَلَدُ ابْنَتِي ﴿مِنَ الْأَسْبَاطِ﴾ وَمَأْخَذُهُ مِنَ السَّبْطِ بِالْفَتْحِ وَهِيَ شَجَرَةٌ لَهَا أَغْصَانٌ كَثِيْرَةٌ وَأَصْلُهَا وَاحِدٌ كَأَنَّ الْوَالِدَ بِمَنْزِلَةِ

الشَّجَرَةِ وَالْأَوْلَادَ بِمَنْزِلَةِ أَغْصَانِهَا. وَقِيْلَ فِي تَفْسِيرِهِ: إِنَّهُ أُمَّةٌ مِنَ الْأَمَمِ فِي الْخَيْرِ.

قَالَ الْقَاضِي: اَلسِّبْطُ وَلَدُ الْوَلَدِ أَي هُوَ مِنْ أَوْلَادِ أَوْلَادِي أَكَّدَ بِهِ الْبَعْضِيَّةَ وَقَرَّرَهَا وَيُقَالُ لِلْقَبِيْلَةِ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا﴾ [الأعراف، ٧/ ١٦٠]، أَي قَبَائِلَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ هٰهُنَا عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ يَتَشَعَّبُ مِنْهُ قَبِيْلَةٌ وَيَكُوْنُ مِنْ نَسْلِهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ فَيَكُوْنُ إِشَارَةً إِلٰى أَنَّ نَسْلَهُ يَكُوْنُ أَكْثَرَ وَأَبْقٰى وَكَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ.(١)

ملا علی قاری نے ذکر کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں﴾۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں: گویا کہ آپ ﷺ نے نورِ وحی سے جان لیا تھا جو کچھ امام حسین علیہ السلام اور لوگوں کے درمیان پیش آنے والا تھا، آپ ﷺ نے خصوصی طور پر اُن کا ذکر فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ وہ دونوں (یعنی آپ

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/ ٣١٧، الرقم/ ٦١٦٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٩٠- ١٩١، الرقم/ ٣٧٧٥۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسین) اُن کے ساتھ محبت کے واجب ہونے میں، اور ان سے روگردانی کرنے میں اور ان کے ساتھ جنگ کرنے کی حرمت میں ایک ہی شے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر اپنے اس قول کے ساتھ زور دیا ﴿اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے﴾۔ لہٰذا بے شک حسین علیہ السلام سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔

﴿حُسَيْنٌ سِبْطٌ﴾ سبط،سین کی کسرہ اور فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، یعنی میری بیٹی کا بیٹا مطلب نواسہ ہے ﴿مِنَ الْأَسْبَاطِ﴾ اور اس کا ماخذ سبط ہے سین کی فتح کے ساتھ، اور اس سے مراد وہ درخت ہے جس کی بہت زیادہ شاخیں ہوں اور جس کی اصل اور جڑ ایک ہی ہو، گویا والد درخت کی مثل ہوتا ہے اور اولاد شاخوں کی مثل ہوتے ہیں، اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نیکی کے باب میں امتوں میں سے ایک امت ہیں۔

قاضی عیاض بیان کرتے ہیں: سبط بیٹے کے بیٹے یعنی پوتے کو بھی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد ہے کہ وہ میری اولاد کی اولاد میں سے ہے، اور اس کے ساتھ آپ نے بعض پر زور دیا ہے اور اسے مقرر کیا ہے، اور قبیلہ کو بھی سبط کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا﴾ یعنی قبائل، اور یہ بھی

احتمال ہے کہ اس سے مراد یہاں یہ ہو کہ اس میرے بیٹے سے ایک پورا قبیلہ پھیلے گا اور اس کی نسل میں سے ایک خلق کثیر جنم لے گی اور یہ اس طرف بھی اشارہ تھا کہ بے شک اس کی نسل کثیر اور باقی رہنے والی ہو گی اور (درحقیقت) معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

١٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي، فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ. فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه، فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ(١) رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَبْكِي، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا حُسَيْنٌ فِي حِجْرِهِ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: وَاللهِ، مَا عَلِمْتُ حِيْنَ دَخَلَ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٨٢، الرقم/١٣٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ١٠٨، الرقم/٢٨١٩، وأيضًا في، ٢٣/٢٨٩، الرقم/٦٣٧، والآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٧٢، الرقم/١٦٦٢، وذكر الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٩، وأبو جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٦/٢٥٩٨۔

(١) النشيج: صوت مع توجع وبكاء۔(النهاية)

بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَـلَاءُ. فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام مِنْ تُرْبَتِهَا، فَأَرَاهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا أُحِيْطَ بِحُسَيْنٍ حِيْنَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوْا: كَرْبَـلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْضُ كَرْبٍ وَبَـلَاءٍ[1].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ وَرِجَالُ أَحَدِهَا ثِقَاتٌ.

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔ میں نے دھیان (تو) رکھا (مگر میری لاعلمی میں) حضرت حسین رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہوگئے۔ پھر اچانک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہچکی بندھ کر رونے کی آواز سنی۔ میں نے حجرہ مبارک میں جھانکا تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی پیشانی مبارک پونچھ رہے ہیں اور ساتھ ہی رو بھی رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے ان کے اندر آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ہمارے ساتھ ابھی گھر میں موجود تھے، انہوں نے کہا: آپ اِس (حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہیں؟ میں

---

(١) البلاء والابتلاء: الاختيار بالخير ليتبين الشكر، وبالشر ليظهر الصبر۔ (النهاية)

نے کہا: ہاں، ساری دنیا سے بڑھ کر (اس سے محبت کرتا ہوں)۔ جبرائیل ؑ نے کہا: بے شک آپ کی امت اِسے ایسی سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ جبرائیل ؑ اس سرزمین کی مٹی بھی لائے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ مٹی انہیں دکھائی۔ جب (امام) حسین ؑ کو شہادت کے وقت گھیرے میں لیا گیا تو آپ (امام عالی مقام) نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سچے ہیں، یہ (واقعی) کرب و بلا (دکھ اور آزمائش) کی سرزمین ہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی نے اسے بہت سی اسانید سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔

ذَكَرَ الإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ حُسَيْنًا ابْنَ فَاطِمَةَ يُقْتَلُ بِشَاطِيءِ الْفُرَاتِ (بِضَمِّ الْفَاءِ) أَي بِجَانِبِ نَهْرِ الْكُوْفَةِ الْعَظِيْمِ الْمَشْهُوْرِ وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ حُدُوْدِ الرُّوْمِ، ثُمَّ يَمُرُّ بِأَطْرَافِ الشَّامِ ثُمَّ بِأَرْضِ الطَّفِّ وَهِيَ مِنْ بِلَادِ كَرْبَلَاءَ، فَلَا تَدَافُعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَبَرِ الطَّبَرَانِيِّ بِأَرْضِ الطَّفِّ وَخَبَرِهِ بِكَرْبَلَاءَ، وَهٰذَا مِنْ أَعْلَامِ النُّبُوَّةِ وَمُعْجِزَاتِهَا. وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ أَتَتْهُ كُتُبُ

أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، أَنَّهُمْ بَايَعُوْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمُ ابْنَ عَمِّهٖ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ، فَبَايَعُوْهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِمْ فَخَذَلُوْهُ وَقَتَلُوْهُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَاشِرَ مُحَرَّمٍ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ، وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ قَتْلِهٖ كَسْفَةً أَبْدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ كَمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَسُمِعَتِ الْجِنُّ تَنُوْحُ عَلَيْهِ، وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي النَّوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهٖ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ.(۱)

امام مناوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ بے شک حسین ابن فاطمہ علیہما السلام کو دریائے فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا، یعنی کوفہ کے عظیم اور مشہور دریا کے کنارے، یہ دریا روم کی آخری حدوں سے نکلتا ہے اور شام کے اطراف سے ہوتا ہوا طف کی زمین میں سے گزرتا ہے، اور یہ زمین کربلاء کے علاقوں میں سے ہے۔ اِس خبر اور طبرانی کی بیان کردہ خبر (جس میں انہوں نے طف کی سرزمین اور کربلاء کے بارے میں بتایا ہے) میں کوئی تعارض نہیں ہے، اور یہ نبوت کی علامات اور معجزات میں

(۱) المناوي في فيض القدير، ۱/۲۰۴-۲۰۵۔

سے ہے۔

یہ واقعہ اِس طرح ہوا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو آپ (یعنی حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ) کے پاس مدینہ طیبہ میں اہل عراق کے خطوط آئے جن میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں، آپ نے ان کی طرف اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو بھیجا تو انہوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضرت مسلم بن عقیل نے (کوفہ والوں کی ظاہری وفاداری سے متاثر ہوکر) امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ آپ اہلِ کوفہ کی طرف روانہ ہوئے تو وہ (بے وفائی کرتے ہوئے) آپ (کی بیعت) سے منحرف ہوگئے اور آپ کو کوفہ میں جمعہ کے روز دس محرم سن ۶۱ ہجری میں کوشہید کردیا۔ آپ کی شہادت پر سورج کو اس قدر گرہن لگا کہ دن کے وقت ستارے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے روایت کیا ہے، اور اس دن جنّات کو آپ کا نوحہ کرتے ہوئے سنا گیا۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں شیشی تھی جس میں خون تھا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بوتل کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کو جمع کر رہا ہوں۔

١٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، فَنَزَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْكَبٌّ، وَلَعِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَقَالَ جَبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، وَمَا لِي لَا أُحِبُّ ابْنِي. قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِکَ. فَمَدَّ جِبْرِيْلُ عليه السلام يَدَهُ، فَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ، فَقَالَ: فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ يُقْتَلُ ابْنُکَ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ، وَاسْمُهَا الطَّفُّ. فَلَمَّا ذَهَبَ جِبْرِيْلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالتُّرْبَةُ فِي يَدِهٖ يَبْکِي، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ ابْنِي مَقْتُوْلٌ فِي أَرْضِ الطَّفِّ، وَأَنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَتَنُ بَعْدِي. ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَأَبُوْ ذَرٍّ رضي الله عنهم وَهُوَ يَبْکِي، فَقَالُوْا: مَا يُبْکِيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ، وَجَاءَنِي بِهٰذِهِ

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٧، الرقم/٢٨١٤، والماوردي في أعلام النبوة/١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٨، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٦٤، وذکره الهندي في کنز العمال، ١٢/٥٦، الرقم/٣٤٢٩٩۔

التُّرْبَةِ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهَا مَضْجَعَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَاوَرْدِيُّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **سے مروی ہے**، آپ نے فرمایا: امام حسین بن علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ تو وہ (امام حسین علیہ السلام) جست لگا کر رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اقدس پر چڑھ گئے جبکہ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر کھیلنے لگے۔ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا محمد! کیا آپ اس (بیٹے حسین) سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میں اپنے بیٹے سے کیوں محبت نہ کروں! جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: بے شک آپ کی اُمت آپ کے بعد اسے شہید کر دے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ ﷺ کو سفید مٹی پکڑائی اور کہا: یا محمد! اس (مٹی والی) زمین میں آپ کا بیٹا (حسین) شہید کیا جائے گا اور اس زمین کا نام 'طَف' ہے۔ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ وہ مٹی آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں تھی اور آپ ﷺ رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے: میرا بیٹا حسین اَرضِ طَف (کربلا) میں شہید کیا جائے گا اور عنقریب میری اُمت میرے بعد آزمائش میں ڈالی جائے گی۔ پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے جن میں حضرت علی، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہم تھے جبکہ آپ ﷺ

اس وقت بھی رو رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو (اس قدر) رُلا دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے: میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طَف (یعنی کربلا) میں شہید کردیا جائے گا اور میرے لیے یہ مٹی لائے ہیں اور مجھے بتایا کہ اس مٹی (والی زمین) میں حسین کی شہادت گاہ ہے۔

اسے امام طبرانی اور ماوردی نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: وَتَفْصِيْلُ قِصَّةِ قَتْلِهٖ تُمَزِّقُ الْأَكْبَادَ وَتُذِيْبُ الْأَجْسَادَ، فَلَعْنَةُ اللهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ أَوْ رَضِيَ أَوْ أَمَرَ وَبُعْدًا لَهٗ كَمَا بَعُدَتْ عَادُ وَقَدْ أَفْرَدَ قِصَّةَ قَتْلِهٖ خَلَائِقُ بِالتَّأْلِيْفِ. قَالَ أَبُو الْفَرَجِ بْنُ الْجَوْزِيُّ فِي كِتَابِهٖ 'الرَّدُّ عَلَى الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيْدِ الْمَانِعِ مِنْ ذَمِّ يَزِيْدَ': أَجَازَ الْعُلَمَاءُ الْوَرِعُوْنَ لَعْنَهٗ. وَفِي فَتَاوٰى حَافِظِ الدِّيْنِ الْكُرْدِيِّ الْحَنَفِيِّ لَعْنُ يَزِيْدَ يَجُوْزُ لٰكِنْ يَنْبَغِي أَنْ لَا يُفْعَلُ وَكَذَا الْحَجَّاجُ. قَالَ ابْنُ الْكَمَالِ: وَحُكِيَ عَنِ الْإِمَامِ قِوَامِ الدِّيْنِ الصَّفَارِيِّ: وَلَا بَأْسَ بِلَعْنِ يَزِيْدَ وَلَا يَجُوْزُ لَعْنُ مُعَاوِيَةَ عَامِلِ الْفَارُوْقِ لٰكِنَّهٗ أَخْطَأَ فِي اجْتِهَادِهٖ فَيَتَجَاوَزُ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَكُفُّ اللِّسَانَ

عَنْهُ تَعْظِيمًا لِمَتْبُوعِهِ وَصَاحِبِهِ.

وَسُئِلَ ابْنُ الْجَوْزِيّ عَنْ يَزِيْدَ وَمُعَاوِيَةَ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَعَلِمْنَا أَنَّ أَبَاهُ دَخَلَهَا فَصَارَ آمِنًا وَالْإِبْنُ لَمْ يَدْخُلْهَا. ثُمَّ قَالَ الْمَوْلَى ابْنُ الْكَمَالِ: وَالْحَقُّ أَنَّ لَعْنَ يَزِيْدَ عَلَى اشْتِهَارِ كُفْرِهِ وَتَوَاتُرِ فَظَاعَتِهِ وَشَرِّهِ عَلٰى مَا عُرِفَ بِتَفَاصِيْلِهِ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَعْنُ الْمُعَيّنِ وَلَوكَانَ فَاسِقًا لَا يَجُوْزُ بِخِلَافِ الْجِنْسِ وَذٰلِكَ هُوَ مَحْمَلُ قَوْلِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيّ: لَا أَشُكُّ فِي إِسْلَامِهِ بَلْ فِي إِيْمَانِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ، قِيْلَ لِابْنِ الْجَوْزِيِّ: وَهُوَ عَلٰى كُرْسِيِّ الْوَعْظِ، كَيْفَ يُقَالُ يَزِيْدُ قَتَلَ الْحُسَيْنَ وَهُوَ بِدِمَشْقَ وَالْحُسَيْنُ بِالْعِرَاقِ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ أَصَابَ وَرَامِيْهِ بِذِي سَلَمٍ مَنْ بِالْعِرَاقِ لَقَدْ أَبْعَدْتَ مَرْمَاكَا......

وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُحَمَّدٍ: إِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا

سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِکَ الْحُسَيْنِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: وَعَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَرَدَ مِنْ طَرِيْقٍ وَاهٍ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا: قَاتِلُ الْحُسَيْنِ فِي تَابُوْتٍ مِنْ نَارٍ، عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ أَهْلِ الدُّنْيَا.

وَابْنُ سَعْدٍ فِي طَبَقَاتِهٖ مِنْ حَدِيْثِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كرّم الله وجهه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيْضَانِ، قَالَ: فَذَكَرَهٗ، وَرَوٰى نَحْوَهٗ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ. فَعَزْوُهٗ إِلَيْهِ كَانَ أَوْلٰى وَلَعَلَّهٗ لَمْ يَسْتَحْضِرْهُ، وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا أَوْرَدَهٗ فِي الضُّعَفَاءِ، وَقَالَ: ضَعَّفَهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ انْتَهٰى.

لٰكِنَّ الْمُؤَلِّفَ رحمه الله رَمَزَ لِحُسْنِهٖ وَلَعَلَّهٗ لِاعْتِضَادِهٖ، فَفِي مُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها مَرْفُوْعًا: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَنِي بِهٰذِهٖ

التُّرْبَةِ وَأَخْبَرَنِي أَنْ فِيهَا مَضْجَعَهُ، وَفِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَمُعَاذٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يَطُوْلُ ذِكْرُهُمْ نَحْوَهُ. (١)

امام مناوی نے بیان فرمایا: امام حسین علیہ السلام کے واقعۂ شہادت کی تفصیل جگر چیر دیتی ہے اور جسموں کو پگھلا دیتی ہے۔ لعنت ہو اس شخص پر جس نے آپ کو شہید کیا یا اس پر خوش ہوا یا اس کا حکم دیا، اس کے لیے بارگاہِ ایزدی سے ایسی ہی دوری ہے جیسے قوم عاد دور ہوئی۔ بہت سارے لوگوں نے اس قصہ کو الگ تالیف میں ذکر کیا ہے۔ امام ابو الفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب '**الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید**' میں کہا کہ اہلِ ورع علماء نے یزید پر لعنت بھیجنے کو جائز قرار دیا ہے۔ حافظ الدین کردی حنفی کے فتاویٰ میں ہے: یزید کو لعنت کرنا جائز ہے لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے، اور یہی معاملہ حجاج بن یوسف کا ہے، ابن کمال نے کہا ہے کہ امام قوام الدین صفاری سے بیان کیا گیا کہ یزید کو لعنت کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گورنر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعنت کرنا جائز نہیں ہے، لیکن انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے در گزر فرمائے۔ ہم ان کی اتباع اور درجہ صحابیت کی تعظیم کی خاطر ان سے اپنی

(١) المناوي في فيض القدير، ١/٢٠٥۔

زبان کو روکتے ہیں۔

ابن جوزی سے یزید اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوگیا وہ امان میں ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ یزید کے والد اس گھر میں داخل ہوئے تھے تو وہ بھی امان والے ہوئے اور بیٹا (یزید) اس گھر میں کبھی داخل نہیں ہوا تھا (سو اسے کوئی امان حاصل نہیں)۔ پھر مولیٰ بن کمال نے کہا: حق بات یہ ہے کہ یزید کو لعنت کرنا اس کے کفر کے مشہور ہونے اور اس کے بھونڈے پن اور شر کے تواتر کی وجہ سے، جیسا کہ اس کی تفاصیل معروف ہیں، جائز ہے، وگرنہ کسی معین شخص پر (یعنی کسی کا نام لے کر اس پر) خواہ وہ فاسق ہی ہو (لعنت کرنا) جائز نہیں اور یہی علامہ تفتازانی کے قول کا مدعا ہے جس میں انہوں نے فرمایا: مجھے اس (یزید) کے اسلام میں ہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں بھی شک ہے پس لعنت ہو اس پر اور اس کے تمام ساتھیوں اور مددگاروں پر۔ ابن جوزی جب مسندِ وعظ پر تھے تو اُن سے پوچھا گیا: یہ کیسے کہا جائے کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جبکہ وہ دمشق میں تھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ عراق میں تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ایک ایسا تیر جس کا پھینکنے والا وادی ذی سَلَم میں تھا، آ کر اسے لگا جو عراق میں تھا۔ بے شک تو نے اپنے ہدف کو دور سے نشانہ بنایا۔

امام حاکم نے المستدرک میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی شہادت کے بدلہ میں ستر ہزار کو موت کے گھاٹ اتارا اور میں آپ کے نواسہ کی شہادت کے بدلہ میں ستر ہزار اور ستر ہزار (ایک لاکھ چالیس ہزار) کو موت کے گھاٹ اتارنے والا ہوں۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے فرمایا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر ہے۔ ابن حجر نے کہا کہ کمزور طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے تابوت میں ہے، اور اس پر تمام اہل دنیا کا آدھا عذاب مسلط ہے۔

امام ابن سعد نے 'الطبقات' میں مدائنی کی حدیث جو یحییٰ بن زکریا سے، وہ شعبی سے، وہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مقدس برس رہی تھیں۔ انہوں نے پھر مکمل حدیث بیان کی اور اسی طرح کی حدیث امام اَحمد نے مسند میں روایت کی۔ پس اس کا آپ کی طرف منسوب کرنا زیادہ بہتر ہے اور شاید انہیں اس کا استحضار نہ ہو، اور یحییٰ بن زکریا نے اس کو ضعفاء میں وارد کیا اور کہا کہ اسے دارقطنی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا

ہے۔

لیکن مؤلف نے اس حدیث کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ایسا شاید اس روایت کے مضبوط ہونے کی بنا پر کیا ہے، اور طبرانی کی معجم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان ہوا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ بے شک میرا بیٹا حسین میرے بعد طف کی سرزمین پر شہید کر دیا جائے گا، اور میرے پاس یہ مٹی بھی لے کر آئے ہیں، اور مجھے خبر دی ہے کہ حسین کا مرقد اس مٹی میں ہے، اور اس باب میں حضرت اُمّ سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما، ابو امامہ، معاذ اور ابو طفیل و دیگر صحابہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔ ان کا ذکر طوالت پکڑے گا۔

١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٨، ٥٣١، الرقم/٧٨٦٣، ١٠٨٨٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابني علي ابن أبي طالب رضي الله عنهم، ١/٥١، الرقم/١٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٩، الرقم/٨١٦٨، والحاكم في المستدرك، ٣/١٨٧، الرقم/٤٧٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧-٤٨، الرقم/٢٦٤٥، ٢٦٤٨، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم/٤٧٩٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢١، الرقم/٥٢۔

وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

اِسے امام احمد نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهٖ، وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهٖ(١)، وَهُوَ يَلْثِمُ(٢) هٰذَا

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٤٠، الرقم/ ٩٦٧١، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٧٧، الرقم/ ١٣٧٦، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٨٢، الرقم/ ٤٧٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/ ١٩٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/ ٢٢٨، والعسقلاني في الإصابة، ٢/ ٧١۔

(١) العاتق: ما بين المنكب والعنق

(٢) يلثم: يُقَبِّل

مَرَّةً، وَيَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ تُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي(۱).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَفِي بَعْضِهِمْ خِلَافٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ایک کو چومتے کبھی دوسرے کو چومتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آ کر رک گئے۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یقیناً آپ ان سے (بے پناہ) محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں، بعض کے بارے میں اختلاف ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: وَمِنْ عَلَامَةِ حُبِّهِمْ حُبُّ ذُرِّيَّتِهِمْ

(۱) البُغض: عکس الحبّ وهو الكره والمقت

بِحَيْثُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الآنَ نَظَرَهُ بِالْأَمْسِ إِلٰى أُصُوْلِهِمْ لَوْ كَانَ مَعَهُمْ، وَيَعْلَمُ أَنَّ نُطْفَهُمْ طَاهِرَةٌ وَذُرِّيَّتَهُمْ مُبَارَكَةٌ وَمَنْ كَانَتْ حَالَتُهُ مِنْهُمْ غَيْرُ قُوَيْمَةٍ فَإِنَّمَا تُبْغَضُ أَفْعَالُهُ لَا ذَاتُهُ ....

قَالَ السُّهْرَوَرْدِيُّ: اقْتَضٰى هٰذَا الْخَبَرُ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْكَثِيْرَةِ فِي الْحَثِّ عَلٰى حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ بُغْضِهِمْ وَتَحْرِيْمِ بُغْضِهِمْ وَوُجُوْبِ حُبِّهِمْ وَفِي تَوْثِيْقِ عَرَى الْإِيْمَانِ.

عَنِ الْحَرَالِّيِّ: أَنَّ خَوَاصَ الْعُلَمَاءِ يَجِدُوْنَ لِأَجْلِ اخْتِصَاصِهِمْ بِهٰذَا الْإِيْمَانِ حَلَاوَةً وَمَحَبَّةً خَاصَّةً لِنَبِيِّهِمْ وَتَقْدِيْمًا لَهُ فِي قُلُوْبِهِمْ حَتّٰى يَجِدَ إِيْثَارَهُ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ.(۱)

امام مُناوی نے بیان کیا ہے کہ اہلِ بیت سے محبت کی علامات میں سے ایک علامت ان کی ذُرّیت (یعنی آل) سے محبت کرنا ہے، اہل بیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو آج بھی اسی نظر سے دیکھنا چاہیے جیسا کہ ان کے آباء واجداد۔ اگر وہ ان کے ساتھ ہوتا۔ بلاشبہ

(۱) المناوي في فيض القدير، ٦/ ٣٢.

ان کی پاک و صاف نسلیں اب بھی پاکیزگی اور طہارت کی امین ہیں۔ جہاں تک (کسی کے انفرادی) عمل میں کمزوری کا تعلق ہے تو اس کے ذاتی عمل کو ناپسند کیا جائے گا نہ کہ اس کے نسب اور ذات کو......

امام سہروردی نے کہا: یہ اور اس سے ملتی جلتی بہت ساری دوسری روایات حبِّ اہلِ بیت پر ابھارتی ہیں اور ان سے بغض رکھنے سے انسان کو باز رکھتی ہیں، نیز ان سے بغض کو حرام اور ان کے ساتھ محبت کو واجب کرتی ہیں اور یہ روایات ایمان کی رسی کو مضبوط کرنے میں معاون ہیں۔

حرالی سے مروی ہے کہ خواص علماء اس حبِ اہل بیت سے پیدا ہونے والی تقویتِ ایمانی سے اپنے ایمان میں ایک خاص قسم کی حلاوت اور اپنے نبی کے ساتھ خاص محبت اور تعلق رسالت میں تقویت کو واضح طور پر اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں اور اس تعلق میں استحکام کو اپنی جان اور اپنے اہل خانہ کی محبت پر بھی مقدم رکھتے ہیں۔

١٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنهم: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٧، الرقم/٥٧٦، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٩٣، الرقم/١١٨٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٤١، الرقم/٣٧٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٠، الرقم/٢٦٥٤،

أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي، وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ، وَأَبَاهُمَا، وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالآجُرِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت علی بن حسین (زین العابدین) بواسطہ اپنے والد (امام حسین) اپنے دادا (حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے، اور ان کے والد اور ان کی والدہ سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ (منزل) میں ہو گا۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی، طبرانی، آجری اور مقدسی نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا

.... وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٦٣، الرقم/٩٦٠، والآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٥١، الرقم/١٦٣٨، وذكره المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٤٤-٤٥، الرقم/٤٢١، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٠١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٦.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، الرقم/٩٧٥٨، وابن

فَأَحِبَّهُمَا. وَزاد ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا رضي الله عنهما.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔ امام ابن ابی شیبہ نے اضافہ فرمایا: یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے۔

اِسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

١٩. عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عطاء سے مروی ہے کہ بے شک ایک (صحابی) شخص نے انہیں خبر دی کہ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن اور حسین کو اپنے ساتھ لگایا اور فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان

.... أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٢١٧٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٠۔

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦٩، الرقم/٢٣١٨٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٩۔

دونوں سے محبت فرما۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

٢٠. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ سَرَايَا وَابْنُ الْأَثِيرِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پر نظر پڑی تو فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔

اِسے امام ترمذی، ابن سرایا اور ابن اَثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٦١، الرقم/٣٧٨٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/٢١٥، الرقم/٣٦٧، وذكره ابن الأثير في جامع الأصول في أحاديث الرسول صلی الله عليه وآله وسلم، ٩/٢٧، الرقم/٦٥٥٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٢٠٥، والألباني في صحيح وضعيف سنن الترمذي، ٨/٢٨٢، الرقم/٣٧٨٢۔

٢١. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ: يَهِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کے لیے فرمایا: یقیناً میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس میں زیاد بن ابی زیاد راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے، اور کہا کہ ان سے سہو ہو جاتا تھا جبکہ اس حدیث کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا.

٢١: أخرجه البزار في المسند، ٨/٢٥٢-٢٥٣، الرقم/٣٣١٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٠۔

٢٢: ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٠۔

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا وَفِيْهِمْ خِلَافٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن اور حضرت حسین کے لیے بیان فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان سے بھی محبت رکھے۔

امام ہیثمی فرماتے ہیں: اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا گیا ہے، اور ان میں اختلاف ہے۔

٢٣. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، قَالَ: طَرَقْتُ(١) النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي

٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٦، الرقم/٣٧٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٩، الرقم/٨٥٢٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٢-٤٢٣، الرقم/٦٩٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٢١٨٢، وأيضًا في المسند، ١/١٢٥، الرقم/١٦٣، والبزار في المسند، ٧/٣١، الرقم/٢٥٨٠، وذكره الألباني في صحيح وضعيف سنن الترمذي، ٨/٢٦٩، الرقم/٣٧٦٩۔

(١) قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَي طَلَبْتُ الطَّرِيْقَ إِلَيْهِ فَفِي الْقَامُوْسِ الطَّرْقُ الْإِتْيَانُ بِاللَّيْلِ كَالطُّرُوْقِ فَفِي الْكَلَامِ تَجْرِيْدٌ أَوْ تَأْكِيْدٌ وَالْمَعْنَى أَتَيْتُهُ۔(المرقاة، ١١/٣١٥)

بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ[٢] عَلٰی شَيْءٍ، لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي. قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ علیہما السلام عَلٰی وِرْكَيْهِ، فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَسَنٌ.

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: ایک رات میں کسی کام کی غرض سے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے جسم کے ساتھ کپڑے سے لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نہ جان سکا کہ وہ کیا چیز ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہو گیا تو عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ کیا چیز ہے جس پر آپ نے چادر اوڑھ رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسن اور حسین علیہما السلام تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے اور نواسے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرتا ہے اُس

---

(٢) اَلْاِشْتِمَالُ: أَنْ يَتَلَفَّفَ بِالثَّوْبِ حَتّٰی يُجَلِّلَ بِهٖ جَمِيْعَ جَسَدِهٖ، وَلَا يَرْفَعُ شَيْئًا مِنْ جَوَانِبِهٖ فَلَا يُمْكِنُهٗ إِخْرَاجُ يَدِهٖ إِلَّا مِنْ أَسْفَلِهٖ۔ (النهاية)

سے بھی محبت فرما۔

اِسے امام ترمذی، نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ البانی نے بھی اسے حسن کہا ہے۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلّٰى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهٖ ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالآجُرِّيُّ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَبِي يَعْلٰى ثِقَاتٌ، وَفِي بَعْضِهِمْ خِلَافٌ.

٢٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٠، الرقم/٨١٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٤٨، الرقم/٨٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٣٤، الرقم/٥٠١٧، وأيضًا في، ٩/٢٥٠، الرقم/٥٣٦٨، والبزار في المسند، ٥/٢٢٦، الرقم/١٨٣٤، وابن أبي شيبة في المسند، ١/٢٦٤، الرقم/٣٩٧، والآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٥٩، الرقم/١٦٤٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٩، والألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ١/٣١١، الرقم/٣١٢۔

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: قُلْتُ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ ان دونوں کو چھوڑ دیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو دونوں کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

اِسے امام نسائی، ابن خزیمہ، ابویعلی، ابن ابی شیبہ، آجری اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: ابویعلی کے رجال ثقہ ہیں جب کہ بعض میں اختلاف ہے۔ البانی نے کہا: اس کی اسناد حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُصَلِّي وَالْحَسَنُ

٢٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب إخباره صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن مناقب الصحابة، باب ذِكر البيان بأن محبة الحسن والحسين مَقْرونة بمحبة المصطفٰى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١٥/٤٢٦، الرقم/٦٩٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٤٨، الرقم/٨٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٢١٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم/٢٦٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٣٠٥، وذكره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ١٩/٦١، الرقم/٤٠٠٢۔

وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ ﷺ: دَعُوْهُمَا، بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي، مَنْ أَحَبَّنِي، فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: قُلْتُ: فَالإِسْنَادُ حَسَنٌ وَهُوَ صَحِيْحٌ بِشَوَاهِدِهٖ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود ﷺ) سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ حضرت حسن اور حسین دونوں، آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہوگئے۔ لوگوں نے انہیں ہٹانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو چھوڑ دو، میرے ماں باپ ان دونوں پر قربان! جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

اِسے امام ابن حبان، ابن خزیمہ، ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ البانی نے کہا: اس کی اسناد حسن ہے اور یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ﷨ يَصْعَدَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَأَخَذَ الْمُسْلِمُوْنَ يُمِيْطُوْنَهُمَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: رُدُّوْهُمَا فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ.

٢٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٣٠٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٧، وابن أبي جرادة في بغية الطلب في تاريخ حلب، ٦/٢٥٧٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے تو مسلمان انہیں ہٹانے لگ جاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ، جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ان دنوں سے بھی محبت کرے۔

اِسے امام ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ، فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ.

٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين علیہما السلام، ٦٥٧/٥، الرقم/٣٧٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٢٧٤/٧، الرقم/٤٢٩٤، والمقدسي في ذخيرة الحفاظ، ١٤٣٤/٣، الرقم/٣١٤١، وابن عدي في الكامل، ١٦٦/٧، الرقم/٢٠٧٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٥٣/١٤، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٥/٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٥٢/٣، وأيضًا في تاريخ الإسلام، ٣٥/٤، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٤٠٤/٢۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدًا. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷜ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین۔ اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے تھے: میرے بیٹوں کو بلاؤ، پھر آپ ﷺ ان کی مہک محسوس فرماتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔

اِسے امام ترمذی، ابو یعلی، مقدسی اور ابن عدی نے بغیر کسی جرح کے الکامل میں روایت کیا ہے۔ امام ذہبی نے فرمایا: ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜، قَالَ: مَرَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: حضرت حسن اور حسین ﷨، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی ان دونوں کو محبوب بنا لے اور جو ان دونوں سے بغض رکھے تو بھی اُسے ناپسند کر۔

اِسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم/٢٦٥١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٨، الرقم/٦٢١٥۔

٢٩. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَتٰى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْکَ فِي شَيءٍ مُنْذُ اصْطَحَبْنَا إِلَّا فِي حُبِّکَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. قَالَ: فَتَحَفَّزَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتِ: الْعَطَشُ. قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى شَنَّةٍ(١) يَبْتَغِي(٢) فِيْهَا مَاءً، وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ

٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥٠/٣، الرقم/٢٦٥٦، والآجري في كتاب الشريعة، ٢١٥٢/٥-٢١٥٣، الرقم/١٦٤٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٠/٩-١٨١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢١/١٣-٢٢٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٣١/٦، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢٥٨/٢، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١٠٦/١۔

(١) الشن والشنة: القربة الصغيرة البالية من جلد أو غيره، يكون الماء فيها أبرد من غيرها۔

(٢) الابتغاء: الطلب والالتماس۔

يُرِيدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادٰى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلٰى كُلَابِهِ[(١)] يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ ذِرَاعَيْهَا حِيْنَ نَاوَلَتْهُ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلٰى صَدْرِهِ وَهُوَ يَطْغُوْ[(٢)] مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتّٰى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً ا، وَالْآخَرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ، فَقَالَ: نَاوِلِيْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذٰلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا أَسْمَعُ لَهُمَا صَوْتًا. ثُمَّ قَالَ: سِيْرُوْا فَصَدَعْنَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا عَنِ الظَّعَائِنِ حَتّٰى لَقِيْنَاهُ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ[(٣)]، فَأَنَا لَا أُحِبُّ هٰذَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالآجُرِّيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

---

(١) الكُلاب والكلّوب والكَلُب: حديدة معوجة الرأس. والمراد: المسمار الذي على رأس الرحل يعلق عليه الراكب السطحية. (لسان العرب مادة: ك ل ب)

(٢) يطغو: (عند الآجري: يضغو) يصيح. وفي النهاية يقال: ضغا يضغو ضغوًا وضغاءً: إذا صاح وضج.

(٣) قارعة الطريق: هي وسطه وقيل: أعلاه.

حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام اسحاق بن ابی حبیبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرضِ وصال میں ان کے پاس آیا۔ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب سے ہماری دوستی اور میل ملاقات ہے مجھے آپ پر کسی معاملے میں اتنا غصہ نہیں آیا جتنا آپ کی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کے لیے محبت پر آتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھ کے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: میں خود گواہ ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے، ہم راستے میں جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں کے رونے کی آواز سنی اور وہ دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ تیز چلتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: اِنہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پانی لینے کے لیے پیچھے مشکیزے کی طرف گئے۔ اُن دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی قطرہ تک نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ میں نے ان کی مبارک کلائیوں کی سفیدی کو دیکھا جب انہوں نے شہزادے کو پردے کے نیچے سے پکڑایا تو آپ ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا

تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی بچہ اُسے چوسنے لگا یہاں تک کہ سیرابی کے بعد پرسکون ہوگیا۔ میں نے پھر اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح مسلسل رو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو۔ سیدۂ کائنات نے دوسرے بچے کو بھی آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی)، وہ دونوں (سیراب ہوکر) ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چلو، تو ہم خواتین کے دائیں اور بائیں جانب بکھر گئے یہاں تک کہ ہم نے وسط راہ میں آپ کو آلیا، لہٰذا میں ان دونوں (شہزادوں) سے یوں ہی محبت نہیں کرتا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی حسنین کریمین سے محبت دین میں سنتِ موکدہ کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔)

اِسے امام طبرانی اور آجری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٠. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ﷺ: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهٗ فِي عُنُقِهٖ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٢، الرقم/٢٥٨٧، وأيضًا في، ٢٢/٢٧٤، الرقم/٧٠٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٤٠، الرقم/٢٠١٤٣، والبيهقي في الأسماء والصفات،

فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرٰى فِي عُنُقِهٖ، فَقَبَّلَ هٰذَا، ثُمَّ قَبَّلَ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت حسن اور حضرت حسین چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے، جب ان میں سے ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بازو مبارک اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو مبارک اس کے گلے میں ڈالا۔ بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ اے لوگو! بے شک اولاد بخل اور بزدلی (کے اسباب میں سے ایک) ہے۔

اِسے امام طبرانی، عبد الرزاق، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، يَقُوْلُ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ

.... ٣٨٩/٢، الرقم/٩٦٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ٥٠/١، الرقم/٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥٤/١٠۔

٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب مناقب الحسن والحسين ابني بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١٨١/٣، الرقم/٤٧٧٦، وذكره الهندي في كنز العمال، ٥٥/١٢، الرقم/٣٤٢٨٦، وقال: صحيح۔

أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: حسن اور حسین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں۔ جس نے ان دونوں سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی اور جس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ اُسے آگ میں داخل کر دے گا۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣٢. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٠، الرقم/٢٦٥٥، وأبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢/٦٦٩، الرقم/١٧٩٧، وأيضًا في تاريخ أصبهان، ١/٨٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٥٦،

جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا(١) أَوْ بَغٰى عَلَيْهِمَا(٢) أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيمٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لیے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی، اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اسے نعمتوں والے باغات (یعنی جنت) میں داخل کر دے گا۔ جس نے ان دونوں سے بغض رکھا یا ان دونوں سے بغاوت کی، اس سے میں ناراض ہو جاؤں گا اور جس سے میں ناراض ہو گیا اس سے اللہ ناراض ہو گا اور جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا تو وہ اُسے جہنم کے عذاب میں داخل کر دے گا اور اس کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہو گا۔

اِسے امام طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

.... وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨١، والهندي في كنز العمال، ١٢/٥٥، الرقم/٣٤٢٨٤۔

(١) اَلبُغْضُ: عكس الحبّ وهو الكُره والمقت۔(النهاية)

(٢) بغٰى عليه: اعتدٰى عليه وظلمه۔(النهاية)

٣٣. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلٰى بَطْنِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أُحِبُّهُمَا، رَيْحَانَتَايَ(١).

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٨٦، الرقم/١٠٧٨، وأبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢/٦٦٣، الرقم/١٧٦٧، وأبو سعد النيسابوري في شرف المصطفٰى صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٣٣٩، الرقم/ ٢٢٩٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨١، والهندي في كنز العمال، ١٣/٢٨٨، الرقم/٣٧٧١٥.

(١) الريحان: الرزق وَيُسمى الْوَلَد ريحانا. (أبو عبد اللّٰه بن أبي نصر الأزدي (م٤٨٨هـ)، تفسير غريب ما في الصحيحين البخاري ومسلم/٢٠٠.

(١) قال: مع أنكم من ريحان اللّٰه: أي من رزق اللّٰه. يقال: سبحان اللّٰه وريحانة: أي أسبّحه وأسترزقه. وقال النمر: سلامُ الإله وَرَيُحانُه ...... وَرَحْمَتُه وسَمَاءٌ دِرَرُ.

وبعده ...... غَمَامٌ يُنزِّلُ رزُق العباد ...... فأحُيَا البلاد وطاب الشَّحَر.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ (یہ) دونوں میرے پھول ہیں۔

اِسے امام بزار، ابو نعیم اور ابو سعد نیشاپوری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

.... وهو مخفَّف عن ريحّان فَيعُلان من الروُّح لأن انتعاشه بالرزق۔ (الزمخشري (م٥٣٨هـ)، الفائق في غريب الحديث والأثر، ١/١٨٥۔

(٢) الرَّيْحَانُ الوَلَدُ ويُحتَمَلُ أَنْ يُرَادَ بِهِ أَنَّ شَمَّ الوَلَدِ كَشَمِّ الرَّيْحَانِ۔ في الحديث: الرّيح من رَوْحِ اللّٰهِ؛ أي من رحمته۔ (ابن الجوزي (م٥٩٧هـ)، غريب الحديث، ١/٤١٩۔

(٣) رَيْحَانٌ: فِيهِ: إِنَّكُمْ لتُبَخِّلُون وتُجَهِّلون وتُجَبِّنون، وإنَّكم لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔ يَعْنِي الْأَوْلَادَ۔ الرَّيْحَانُ: يُطلقُ عَلَى الرَّحمة وَالرِّزْقِ والرَّاحة، وَبِالرِّزْقِ سُمّي الولدُ رَيْحَانًا۔ (ابن الأثير (م٦٠٦هـ)، النهاية في غريب الحديث والأثر، ٢/٢٨٨۔

٣٤. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ﷺ يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَفِي حِجْرِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ قَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین ﷺ، آپ ﷺ کے سامنے، اور آپ ﷺ کی گود مبارک میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، وہ میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں جن کی مہک میں محسوس کرتا رہتا ہوں۔

اِسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٥، الرقم/٣٩٩٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٣٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨١، والهندي في كنز العمال، ١٢/٥٦، الرقم/٣٤٢٩٦، والعيني في عمدة القاري، ١٦/٢٤٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢۔

٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ آخِذٌ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا وَقَدَمَاهُ عَلٰى قَدَمَي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ يَقُوْلُ: حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ، ارْقَ عَيْنَ بَقَّةٍ فَيَرْقَى الْغُـلَامُ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ قَالَ لَهُ: افْتَحْ. قَالَ: ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَحِبَّهُ فَإِنِّي أُحِبُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ أَبُوْ مُزَرِّدٍ وَلَمْ أَجِدْ مَنْ وَثَّقَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: قُلْتُ: وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ مَعْرُوْفُوْنَ غَيْرُ أَبِي مُزَرِّدٍ وَالِدِ مُعَاوِيَةَ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ.

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم/٢٦٥٣، والبخاري في الأدب المفرد/٩٦، الرقم/٢٤٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٣٩٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٦، والهندي في كنز العمال، ١٣/٢٨٦، الرقم/٣٧٧٠١، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٣٤/٤٢١، الرقم/٣٧٦٢٦، والألباني في سلسلة الأحاديث الضعيفة، ٧/٤٨٣، الرقم/٣٤٨٦ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں سے حضرت حسن یا حسین علیہما السلام کو پکڑے ہوئے تھے اور ان کے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے قدمین مبارک پر تھے، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لڑکھڑا کر چلنے والے! اے لڑکھڑا کر چلنے والے! اور اے (میری) آنکھ کے تارے اوپر چڑھ جاؤ، پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ اپنے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے سینہ اقدس پر رکھتے ہیں، تو آپ ﷺ اسے فرماتے ہیں: اپنا منہ کھولو، اور اسے چومتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: اے اللہ! اس سے محبت فرما بے شک میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔

اِسے امام طبرانی نے، امام بخاری نے 'الادب المفرد' میں، ابن عبد البر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس میں ایک راوی ابو مزرد ہیں اور میں نے کوئی ایسا شخص نہیں پایا جو ان کو ثقہ قرار دیتا ہو، اور اس حدیث کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔ البانی نے کہا: میں کہتا ہوں: اس کے سارے رجال ثقہ اور معروف ہیں سوائے معاویہ کے والد ابو مزرد کے، اور اس کا نام عبد الرحمٰن بن یسار ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَيْتِ

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم/٢٦٥٢، وذكره

فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِرْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنُ بَقَّةٍ. وَأَخَذَ بِأُصْبُعَيْهِ، فَرَقٰى عَلٰى عَاتِقِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدٰى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِکَ، اِرْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنُ الْبَقَّةِ، وَأَخَذَ بِأُصْبُعَيْهِ فَاسْتَوٰى عَلٰى عَاتِقِهِ الْآخَرِ، وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِأَقْفِيَتِهِمَا حَتّٰى وَضَعَ أَفْوَاهَهُمَا عَلٰى فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے رک کر انہیں سلام کیا۔ اتنے میں حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما (دونوں میں سے) ایک شہزادہ گھر سے باہر نکل آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جاؤ تم تو

.... الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٨٠، والهندي في كنز العمال، ١٣/ ٢٨٦، الرقم/ ٣٧٧٠٠، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٣٤/ ٣٧٤، الرقم/ ٣٧٥٣٣، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٧/ ١١٧۔

(میری) آنکھ کا تارا ہو اور اسے انگلیاں پکڑا کر اپنے کندھے مبارک پر سوار کر لیا۔ پھر حسن یا حسین میں سے دوسرا شہزادہ آپ ﷺ کی طرف ترچھی آنکھوں سے تکتا ہوا باہر نکل آیا تو آپ ﷺ نے اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جاؤ تم (بھی میری) آنکھ کا تارا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے انگلیاں پکڑا کر دوسرے کاندھے پر سوار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی گردنوں سے پکڑا یہاں تک کہ ان دونوں کے منہ کو اپنے منہ مبارک پر رکھ دیا، اور پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ يَعُوْدُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهٖ، فَرَفَعَهُ فَأَجْلَسَهُ فِي مَجْلِسِهٖ عَلَى السَّرِيْرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَفَعَکَ اللهُ يَا عَمِّ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: هٰذَا عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ. فَقَالَ:

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢١٧، الرقم/٢٩٦٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٥٩، الرقم/٢٤٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٦، وأيضًا في، ١٤/١٥٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٣، والهندي في كنز العمال، ١٣/٢٨٨، الرقم/٣٧٧١١، والمحب الطبري في ذخائر العقبى/١٢١۔

يَدْخُلُ فَدَخَلَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: هٰؤُلَاءِ وَلَدُکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: وَهُمْ وَلَدُکَ يَا عَمِّ. قَالَ: أَتُحِبُّهُمْ؟ فَقَالَ: أَحَبَّکَ اللهُ کَمَا أُحِبُّهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَالْهَيْثَمِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: حضرت عباس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کے لیے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھایا اور پلنگ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسند پر بٹھایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے میرے چچا جان! اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، تو حضرت عباس نے عرض کیا: یہ حضرت علی ہیں، آپ سے اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: داخل ہو جائے، تو وہ داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت حسن اور حضرت حسین بھی تھے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے بچے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے چچا جان! یہ آپ کے بھی بچے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے چچا جان!) اللہ تعالیٰ آپ سے محبت فرمائے جیسے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

اِسے امام طبرانی، ابن عساکر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْهَيْتَمِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں سے، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہم سے محبت کرنے والے (کہاں ہوں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے (داخل ہوں گے)۔

اِسے امام حاکم، ابن عساکر اور ابن حجر ہیتمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ١٦٤/٣، الرقم/٤٧٢٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦٩/١٤، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٤٤٨/٢، ومحب الدين في ذخائر العقبى/١٢٣، والهندي في كنز العمال، ٢٧٥/١٣، الرقم/٣٧٦١٧، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٢٧٢/٢٩، الرقم/٣٢١٢٨۔

۳۹. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت علی ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے۔ ہم (اکٹھے) کھائیں گے، پئیں گے حتیٰ کہ (محبت کرنے اور نہ کرنے والے) لوگوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ وَإِلَّا

۳۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۴۱، الرقم/۲۶۲۳، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۷۴، والهندي في كنز العمال، ۱۲/۴۶، الرقم/۳۴۱۶۵، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۷/۳۹، الرقم/۵۷۵۲۔

۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ۳/۱۷۴، الرقم/۴۷۵۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۴/۱۶۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۵۲، الرقم/۱۳۵۔

فَصَمَتَا وَهُوَ يَقُوْلُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن اور حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے، یہ حق ہے۔

اِسے امام حاکم نے اور ابن عساکر نے مذکورہ الفاظ سے اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْحَسَنُ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٩، الرقم/٢٦١٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/١١٣، الرقم/١٣٢٤، وذكره ابن الخطيب في وسيلة الإسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام/٧٨، والهندي في كنز العمال، ١٢/٥٥، الرقم/٣٤٢٨٥۔

وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ نَحْوَهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔

اِسے امام طبرانی نے جب کہ مقدسی نے اسی کی مثل روایت اِسنادِ صحیح سے بیان کی ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

٣. **ابن احمد خطیب**، ابوالعباس احمد بن احمد (م۸۱۰ھ)۔ **وسیلۃ الإسلام بالنبی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء۔

٤. **ابن اثیر**، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۴۴-۶۰۶ھ)۔ **جامع الأصول فی أحادیث الرسول**۔ مکتبۃ الحلوانی، مطبعۃ الملاح، مکتبہ دار البیان، ۱۳۸۹ھ۔

٥. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٦. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٧. **البانی**، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳-۱۴۲۰ھ)۔ **سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٨. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ)۔

التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹. **-الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰. **-الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۱. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۲. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ)۔ **الأسماء والصفات**۔ جدہ: مکتبہ السوادی۔

۱۳. **-شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۴. **-السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۵. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۶. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۷. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١٨. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

١٩. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ)۔ **الاستيعاب فى معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

٢٠. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٢١. -**فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٢٢. **ابن حجر ہیتمی**۔ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔ ۹۷۳ھ/۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٢٣. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٢٤. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٢٥. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی

(۲۰۲-۲۷۵ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٢٦. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ العیال۔ دار ابن القیم، السعودیہ۔ ١٤١٠ھ۔

٢٧. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ١٩٨٦ء۔

٢٨. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٩. —سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،۱۴۱۳ھ۔

٣٠. زیلعی، ابومحمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (م۷۶۲ھ)۔ تخریج الأحادیث والآثار۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ۱۴۱۴ھ۔

٣١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ)۔ جامع الأحادیث۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٣٢. - الخصائص الکبری۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٣٣. شہاب، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر قضاعی (م۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ١٩٨٦ء۔

٣٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ)۔

المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۵. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۶. **—المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۷. **—المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۸. **—مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۹. **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبی في مناقب ذوی القربی**۔ دار الکتب العصریہ۔

۴۰. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۴۱. **—السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۴۲. صالحی شامی، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف (م ۹۴۲ھ/ ۱۵۳۶ء)۔ سبل الھدیٰ و الرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۴۳. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ)۔ **المصنف**۔

بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،۱۴۰۳ھ۔

٤٤. **ابن عدی**، ابو احمد عبد اللہ بن عدی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی الضعفاء**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ،۱۹۹۳ء۔

٤٥. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ)۔ **تاریخ مدینۃ دمشق المعروف ب: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

٤٦۔ عمر **بن احمد** بن ہبۃ اللہ بن ابی جرادہ العقیلی (م۶۶۰ھ)۔ **بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب**۔ دارالفکر۔

٤٧. **مبارک پوری**، ابو العلاء محمد عبدالرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٩. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ)۔ **عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٥٠. فسوی، ابو یوسف، یعقوب بن سفیان (م۲۷۷ھ)۔ **المعرفۃ والتاریخ**۔

بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

٥١. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٥٢. **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸-۵۰۷ھ)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

٥٣. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٥٤. **ماوردی**، ابوالحسین علی بن محمد بن حبیب (۳۷۰- ۴۲۹ھ)۔ **أعلام النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۹۸۷ء۔

٥٥. **محبّ طبری**، ابو جعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر (۶۱۵-۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ**۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٥٦. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف (۶۵۴-۷۴۲ھ)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٥٧. **مسلم**، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٥٨. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: **مکتبۃ** النهضة **الحدیثیہ**، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٥٩. **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

٦٠. **محمد بن فتوح بن عبد اللہ المیورقی الحمیدی** (م۴۸۸ھ)۔ **الجمع بين الصحيحين**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۳ھ۔

٦١. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٦٢. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٦٣. **–السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٦٤. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ **تاريخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٦٥. —حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٦٦. **نیشاپوری**، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ۴۰۶ھ)۔ کتاب شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

٦٧. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٦٨. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔